

سوال

مونا ٹیچ کرنے سے طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علماء حضرات سے میرا سوال یہ ہے کہ ایک آدمی کو اس کی ماں کہتی ہے کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دو، طلاق دو، اور کہتی ہی رہتی ہے۔ بار بار ماں کے کہنے پر وہ آدمی اپنی ماں کی بات مانتے ہوئے ایک ورق پر تین بار طلاق، طلاق، طلاق لکھ دیتا ہے، کیا اس لکھنے سے طلاق واقع ہو جائے گی۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والصلوة والسلام علی رسول اللہ، اما بعد!

۱:

ماہ کرام کا اتفاق ہے کہ لکھنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے کیونکہ کتا بت حروف ہیں جن سے طلاق کی سمجھ آتی ہے اس لیے یہ نطق اور بولنے کے مشابہ ہوئے؛ اور اس لیے بھی کہ کتا بت کاتب کے قول کے قائم مقام ہے۔

بل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کی تبلیغ کرنے کے مامور تھے، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قول کے ساتھ تبلیغ کی اور بھی لکھ کر، جس کتا بت کے ساتھ طلاق واقع ہو جاتی ہے وہ واضح کتا بت ہے مثلاً کسی کاغذ پر لکھنا یا زمین اور دیوار پر اس طرح لکھنا کہ اسے پڑھا اور سمجھا جاسکے۔

بر واضح لکھی مثلاً ہوا اور فضاء پر یا پھر پانی پر لکھنا، یا کسی ایسی چیز پر جس سے سمجھنا اور پڑھنا ممکن نہ ہو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی، کیونکہ یہ کتا بت ولکھائی تو اس کی زبان کی لکھی ہٹ کی طرح ہے جو سنائی نہ دے "انتہی

یع (217/12)۔

۲:

بیوی کو بیچ یا لیئر میں "تجھے طلاق" کے الفاظ لکھے چاہے وہ اسی میل میو یا موبائل شیج یا ڈاک لیئر تو اس میں لکھائی کے وقت ناوید کی نیت کو دیکھا جائیگا، اگر تو وہ طلاق کا عزم رکھتا تھا تو طلاق واقع ہو جائیگی، اور اگر اس نے لکھنے وقت طلاق کی نیت نہ کی تھی بلکہ اس نے بیوی کو پریشان کرنا چاہا تھا یا اس کا کوئی اور م

ن قد امد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

صرف دو جگہوں پر طلاق واقع ہوگی ایک تو یہ کہ: جو شخص کلام کی استطاعت نہ رکھتا ہو، مثلاً گونگا جب اشارہ سے طلاق دے دے تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جائیگی، امام مالک، امام شافعی اور اصحاب الرائے کا یہی قول ہے، ان کے علاوہ کسی اختلاف نہیں جانتے...

یہ اگر تو اس نے طلاق کی نیت کی تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جائیگی، امام شعی اور نخی، زہری، حکم، اور امام ابو حنیفہ، امام مالک کا یہی قول ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ سے بیان کردہ ہے...

کی نیت کے بغیر طلاق لکھتا تو بعض علماء کرام جن میں شعی، نخی اور زہری، حکم شامل ہیں کہتے ہیں کہ طلاق واقع ہو جائیگی۔

نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوگی، امام ابو حنیفہ، امام مالک کا یہی قول ہے، اور امام شافعی سے منصوص ہے؛ کیونکہ کتاب میں احتیال پایا جاتا ہے، کیونکہ اس سے قلم کا تجربہ بھی ہوسکتا ہے، اور یہ خوشحلی کے لیے بھی ہوسکتا ہے، اور بغیر نیت کے گھر والوں کے غم کے لیے بھی "انتہی

مر (373/7)۔

مطالب اولی النہی میں درج ہے:

والا کہے کہ میں نے تو یہ کلمات خوشحلی کے لیے لکھے تھے، یا پھر اس سے میں اپنے گھر والوں کو پریشان کرنا چاہتا تھا، تو اس کی بات قبول کی جائیگی؛ کیونکہ وہ اپنی نیت کو زیادہ جانتا ہے، اور اس نے جو نیت کی تھی طلاق کے علاوہ کسی اور چیز کی بھی محتمل ہے.....

جب وہ اپنی بیوی کو پریشان کرنا چاہتا ہو اور حقیقت میں نہیں بلکہ طلاق کا وہم دلانا چاہتا ہو تو اس سے طلاق کی نیت والا نہیں بن جائیگا "انتہی

ن (346/5)۔

یحٰ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

فص اپنی بہن اور بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو بہن کو کہنے لگا جاؤ کاغذ اور قلم لاؤ، تو اس نے کاغذ پر "طلاق طلاق" کے الفاظ لکھے اور اسے کسی کی طرف بھی مناسف نہ کیا، تو اس کی بہن کو غصہ آیا اور اس نے قلم لے کر تین بار "طلاق طلاق لکھا اور کاغذ اپنی بیا بھی کی طرف پھینک دیا اور کہنے لگی:

دیکھو میں نے جو لکھا کیا وہ صحیح ہے؟

ماوہ ان الفاظ سے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا، تو کیا طلاق ہو جائیگی؟

جرحمہ اللہ کا جواب تھا:

وہ طلاق کا ارادہ نہیں رکھتا تھا بلکہ صرف لکھنا چاہتا تھا، یا پھر اسکی نیت میں طلاق کے علاوہ کچھ اور تھا تو مذکورہ عورت کو یہ طلاق نہیں ہوئی۔

نکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ما کا دارودار رعیتوں پر ہے۔۔۔۔۔" الحمد ریت۔

ذل ہے، بلکہ بعض نے تو اسے بمسور کا قول بیان کیا ہے، اس لیے کہ کتا بت کتا یہ کے معنی میں ہے، علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق کتا بت ولکھائی سے اس وقت طلاق واقع ہوگی جب وہ طلاق کی نیت کرے۔

اگر لکھائی و کتا بت کے ساتھ کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جو طلاق واقع کرنے پر دلالت کرتا ہو تو اس صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی۔

ور اس مذکورہ حادثہ میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اس پر دلالت کرتی ہو کہ اس نے طلاق دینے کا ارادہ کیا تھا، اصل میں نکاح باقی ہے اور اس کی نیت پر عمل کیا جائیگا "انتہی

محمد برابر اہم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہم تک آپ کا سوال پہنچا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی فلا نہ بنت فلاں کو ایک طلاق لکھی اور نیچے اپنا نام لکھ کر دستخط بھی کیے لیکن وہ اس سے بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا بلکہ اس نے بیوی کو دھمکانے کے لیے یہ کاغذ لکھا تھا تاکہ وہ دوبارہ خاوند کے ساتھ براسلوک نہ کرے کیا مذکورہ شخص کی:

ۛ :

محمد ظہر :

مسامحہ یہی ہے جو آپ نے بیان کیا ہے کہ وہ اس کتاب ولکھائی سے صریح طلاق کا ارادہ نہیں رکھتا تھا بلکہ اس کی نیت بیوی کو ڈرانا اور دھمکانا تھی تاکہ وہ خاوند کے ساتھ براسلوک کرنے سے باز آجائے۔ اور طلاق مقصد نہ تھا اور نہ مطلقاً طلاق کی نیت تھی تو پھر مذکورہ طلاق واقع نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے و

ہم (11) سوال نمبر (3051)۔

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ :

ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق کا کاغذ لکھا اور اس کی نیت اپنے گھر والوں کو دھمکانا اور پریشان کرنا تھی تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی ؟

پھر رحمہ اللہ کا جواب تھا :

برہموتا ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی بلکہ اس نے تو اپنے گھر والوں کو پریشان کرنا چاہا تھا، علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے طلاق کی لکھائی اور کتا بت سے خوشحالی، یا پھر اپنے گھر والوں کو پریشان کرنا مقصود لی ہو تو اس کا یہ مقصد قبول کیا جائیگا، اور یہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔

خ (3050/3)۔

نے بھی اپنی بیوی کو صریح طلاق کے الفاظ لکھے تو یہ واقع ہو جائیگی چاہے اس نے نیت نہ بھی کی ہوں، کیونکہ یہ طلاق میں صریح تھی، اور اگر کوئی کہے :

میں تو اس خوشحالی یا پھر اپنے گھر والوں کو پریشان کرنا چاہتا تھا "اھ

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے "انتہی

ہم (11) سوال نمبر (3050)۔

ما غدی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتویٰ کمیٹی